مجموعۂ کمالات

حضرت مفتی طاہر صاحب غازی آبادی مدظلہم العالی

(استاذِ حدیث و مفتی مدرسہ مظاہر علوم، سہارنپور)

(خلیفہ محبوب حضرت فقیہ الامت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ)

مؤرخہ ۱۸ شوال ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۲ جولائی ۲۰۱۷ء شبِ پنج شنبہ بعد نمازِ عشاء

درجلسۂ تعزیت، مسجدِ مدرسہ مظاہر علوم، سہارنپور

حضرت شیخ یونس صاحب رحمہ اللہ کا سانحۂ وفات، ایک بڑا سانحہ اور بہت غمگین کرنے والا معاملہ ہے، جب کسی گھرانہ میں وفات ہوتی ہے تو لوگ آتے ہیں، تعزیت کرتے ہیں یہ ایک طریقہ ہے، حضرت شیخ یونس صاحب رحمہ اللہ کے گھر والے الحمد للہ موجود ہیں، وہ تعزیت کے زیادہ مستحق ہیں، لیکن بھائیو! ہم سب بھی تعزیت کے مستحق ہیں اور وجہ اس کی یہ ہے کہ حضرت ہر ایک کے لیے شفیق اور مہربان تھے، حضرت گویا کہ ساری امت پر شفیق اور مہربان تھے، اس اعتبار سے حضرت کے اہلِ خانہ تو تعزیت کے مستحق ہیں ہی ،لیکن ہم سب بھی تعزیت کے مستحق ہیں۔

إتقان العلم والعمل:

حضرت کے اوصاف و کمالات کو حقیقت یہ ہے کہ اس مختصر مجلس میں بیان نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی یہ مجلس ان تفصیلات کے لیے منعقد کی گئی ہے۔

دوستو! جانے والا چلا جاتا ہے، لیکن بعد والوں کے لیے جو چیز سعادت مندی کا

ذریعہ ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ بڑوں کے ان اوصاف اور ان کی ایسی صفات جو قابلِ اتباع ہیں، ان کو اختیار کیا جائے، حضرت شیخ رحمہ اللہ کے علمی کمالات زیادہ تر آپ کے سامنے آ گئے ہیں، لیکن ایک خاص چیز حضرت کے یہاں دیکھی گئی اور حضرت کے بارے میں مشہور بھی ہے، آپ حضرات نے بھی دیکھا ہوگا کہ حضرت بہت ڈانٹتے تھے، لیکن ایک جملہ فرمایا کرتے تھے، ہم نے بھی خود سنا حضرت سے: ''بھائی! میں اُسی کو ڈانٹتا ہوں، جس سے مجھے تعلق ہوتا ہے''، نیز حضرت ڈانٹتے تھے، لیکن یہ فرمایا کرتے تھے کہ اس ڈانٹ کے نتیجہ میں جس آدمی کے اندر تواضع پیدا ہو جاتی ہے، وہ سعادت مند ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جس آدمی میں تواضع ہوتی تھی، ایسے شخص سے حضرت کی طبیعت بہت جلدی مانوس ہو جاتی تھی علم حقیقت میں ذریعۂ کمال اسی وقت ہے، جب اس علم کے ساتھ آدمی کے اندر تواضع اور فنائیت ہو، ورنہ یہ نرا علم، ذریعۂ کمال نہیں ہے؛ بلکہ اگر علم کے نتیجہ میں آدمی کے اندر تواضع نہ آئے، تو بعض مرتبہ یہ علم آدمی کے لیے گمراہی کا بھی ذریعہ بن جاتا ہے، اس لیے حضرت کے یہاں اس بات پر خاص نظر ہوتی تھی کہ اس شخص کے اندر تواضع آ رہی ہے یا نہیں؟ اللہ نے قرآنِ کریم میں فرمایا: ''مَنۡ یُّؤۡتَ الۡحِکۡمَۃَ فَقَدۡ اُوۡتِیَ خَیۡرًا کَثِیۡرًا'' حکمت کا لفظ قرآن کریم میں جگہ جگہ آیا ہے اور حکمت کی کئی تفسیریں ہیں، چنانچہ بیضاوی شریف کے حاشیہ میں حکمت کے معنیٰ لکھے ہیں: ''إتْقَانُ الْعِلْمِ وَ الْعَمَلِ'' یعنی آدمی کا عمل بھی پختہ ہو اور علم بھی پختہ ہو حضرت کے اندر یہ دونوں باتیں کمال کے درجہ میں پائی جاتی تھیں، اسی علم و عمل کی پختگی کے نتیجہ میں پھر اللہ ایسے حضرات کے قلب پر حکمت کی باتوں کا فیضان فرماتا ہے اور ان کی زبان سے ایسی باتیں جاری ہوتی ہیں، جن سے زندگی بدل جاتی ہے، الغرض حضرت کے

حالات واوصاف کواس مختصر وقت میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

مویشی کا تاجراور حضرت کاادراک:

ابھی کل ایک صاحب شہر کے آئے، انہوں نے بتایا کہ میں حضرت کے پاس آیا کرتا تھا، ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ایک پڑوس میں رہنے والے، مویشی تاجر اپنے مویشی خریدنے کے لیے جارہے تھے، انہوں نے مجھ سے کہا: مجھے بھی شیخ کے یہاں لے کر چلو میں اور وہ دونوں حضرت کے کمرہ میں داخل ہوئے، حضرت کے سامنے بیٹھے، میں نے کچھ نہیں کہا اور ان کا تعارف بھی نہیں کرایا، مگر حضرت نے فوراً کہا- ڈاکٹر سے مخاطِب ہوکر- ڈاکٹر! میرے قریب آ! میں تجھے ایک واقعہ بتاتا ہوں، پھر کہا: ایک مویشیوں کے تاجر تھے وہ مویشی رکھا کرتے تھے، لیکن مویشیوں پر ظلم کرتے تھے، تو ان کی موت اچھی حالت میں نہیں آئی، ہم تھوڑی دیر بیٹھے اور باہر آگئے، جو مویشیوں کے تاجر میرے ساتھ آئے تھے مجھ سے کہنے لگے کہ بس بھائی! میرے کام کی تو اب انتہا ہوگئی، اب میں یہ کام ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیتا ہوں، واقعہ یہ ہے کہ حضرت کے قلب پر منکشف ہوا اور میرے اندر جو خرابی پائی جاتی تھی وہ حضرت کی زبان پر آئی، اور میں ہمیشہ کے لیے اس کاروبار کو چھوڑتا ہوں پس انہوں نے دوسرا کاروبار اختیار کیا، توبہ کی اور ۲ رسال میں بہت اچھی حالت میں ان کی وفات ہوئی۔

دل کا سارا بوجھ ختم ہوگیا:

ایک صاحب نے بتایا- ان کا بڑا کارخانہ ہے- کہ میں حضرت کے پاس آیا، اور کہا: حضرت! کاروبار کے لیے دعا فرمایئے! حضرت نے اپنے قریب میں بیٹھے ہوئے شخص سے فرمایا: ارے اسے کیا ہوا؟ اس کے اندر حرص پیدا ہوگئی ہے، اسے سمجھاؤ! کہتے ہیں کہ

حضرت نے یہ بات دو، تین دفعہ کہی، اب جب میں باہر آیا، تو میرے سارے دل کا بوجھ ختم ہو گیا، میں نے غور کیا کہ واقعہ تو یہی ہے کہ اللہ نے سب نعمتیں دے رکھی ہیں اور سارے آرام کی چیزیں مہیا کی ہیں، اب یہ زیادہ کی حرص! اسی سے دل غمگین و پریشان ہے۔ حضرت کے اس جملہ سے دل کا سارا بوجھ ختم ہو گیا؛ غرضیکہ حکمت کی باتیں حضرت کی زبان پر جاری ہوا کرتی تھیں، اللہ کا فضل ہے اسی کے نتیجہ میں اللہ کی ایک بڑی مخلوق نے حضرت سے فیض اٹھایا اور اللہ تعالیٰ شانہ نے انہیں کمال تک پہنچایا۔

احسان شناسی:

حضرت کے یہاں ایک خاص چیز تھی، تعلقات کو نبھانا اور احسان مندی، آپ ﷺ نے فرمایا: "لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ." (رواہ أحمد والبخاری فی الأدب المفرد وأبو داود عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ) یعنی: جس شخص نے اپنے محسن کا شکر ادا نہیں کیا، اس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا چنانچہ حضرت یاد رکھا کرتے تھے، میرے اساتذہ کون ہیں؟ میرے مشائخ کون ہیں؟ ہر استاذ کے نام سے صدقہ کرایا کرتے تھے، ان کے لیے نفلیں پڑھا کرتے تھے، ان کے لیے دعائیں فرمایا کرتے تھے، غرض یہ کہ حضرت کو اللہ تعالیٰ شانہ نے بافیض عالم اور بافیض بزرگ بنایا تھا۔

آخری افتتاحی دعا اور دو منٹ کی نصیحت:

۷ر شوال میں افتتاحی دعاء ہوئی، اس وقت حضرت نے چند اساتذہ کے سامنے ۲ر منٹ کی نصیحت فرمائی، جس میں فرمایا: بھائی دیکھو! "اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ" یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ فتنوں سے اپنے آپ کو بچاؤ! نیز فرمایا کہ فتنہ کو دبانے کی صورت یہ ہے کہ اپنے

کام میں لگے رہو، پھر ایک منٹ کی دعا فرمائی، اس دعا میں بھی حضرت نے خاص طور پر یہ دعا فرمائی: یا اللہ! فتنوں سے ہماری حفاظت فرما، یہ حضرت کی ۷ رشوال کی نصائح ہیں، جو میں نے خود حضرت کی زبانی سنی، اللہ تعالیٰ ہم سب کی فتنوں سے حفاظت فرمائے۔

کوئی کیا رہے گا جب رسول خدا نہ رہے:

خلاصہ یہ ہے کہ سرورِ کائنات ﷺ جن کی وجہ سے یہ سارا عالم اور ساری کائنات پیدا کی گئی، وہ نہیں رہے، تو کون اس دنیا کے اندر رہے گا؟ ہمارے قاری صاحب زید مجدہ نے ابتدا میں جو چند آیات پڑھیں: "كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ، وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" (اللہ کے علاوہ ہر چیز کو فنا ہے) بہر حال حضرت تو دنیا سے رحلت فرما گئے، اب ہمارے لیے سعادت مندی کی بات یہ ہے کہ ان کے اوصاف اور ان کی صفاتِ حمیدہ سے اپنے آپ کو آراستہ کرنے کی کوشش کریں اور ان کی ہدایات پر عمل کرنے کا اہتمام کریں۔ اللہ مجھے بھی توفیق عطا فرمائے، آپ حضرات کو بھی توفیق عطا فرمائے اور حضرت کے علوم و معارف سے ہم سب کو اور پورے عالم کو فیض یاب فرمائے۔ (آمین)

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العلمين.